49015 - مقروض سے قرض خواہ كا ہديہ قبول كرنے كا حكم

سوال

مجھ سے ايك شخص نے كچھ رقم بطور قرض لى، اور قرض كى ادائيگى سے قبل مجھے كوئى چيز بطور ہديہ دى، ميرے ليے اس ہديہ كو قبول كرنے كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو اس شخص كى عادت تھى كہ وہ آپ سے قرض حاصل كرنے سے قبل بھى آپ كو ہديہ وغيرہ ديا كرتا تھا، مثلا وہ آپ كو دوست يا رشتہ دار وغيرہ تھا تو اس ہديہ كو قبول كرنے ميں كوئى حرج نہيں، كيونكہ يہ قرض كے باعث نہيں ہے.

ليكن اگر آپ كو ہديہ دينا اس شخص كى عادت ميں شامل نہيں تھا تو پھر آپ كے ليے يہ ہديہ قبول كرنا جائز نہيں، كيونكہ ہو سكتا ہے يہ قرض كى بنا پر ہو، اور اگر آپ اس صورت ميں ہديہ قبول كرتے ہيں تو يہ تو آپ سودى معاملہ ميں پڑ جائينگے اور يہ سود بن سكتا ہے، كيونكہ قاعدہ اور اصول يہ ہےكہ:

" جو قرض بھى نفع لائے وہ سود ہے "

اور يہ قرض آپ كے ليے نفع كھينچ لايا ہے.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (30842) اور (39505) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

اور اس ليے بھى كہ ہو سكتا ہے اس نے يہ ہديہ اس ليے ديا ہو كہ وہ آپ سے اور مہلت اور وقت مانگنا چاہتا ہو، اور يہ بھى سود ہے.

اس كى دليل سنن ابن ماجہ كى روايت كردہ حديث ہے: يحى بن ابى اسحق بيان كرتے ہيں كہ ميں نے نے انس بن ماكل رضى اللہ تعالى عنہ سے دريافت كيا كہ:

ہم ميں سے ايك شخص كسى دوسرے كو بطور قرض مال دے اور اسے ہديہ ديا جائے؟

تو انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب تم میں سے کوئی شخص دے تو اسے ہدیہ دیا جائے، یا پھر اسے جانور پر سواری کرائی جائے تو وہ نہ تو اس جانور پر سوار ہو، اور نہ ہی ہدیہ قبول کرے، لیکن اگر ان کے مابین اس سے قبل اس کی عادت ہو "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2432)، شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے " الفتاوی الکبری (6 / 159) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور ابن سیرین رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ کو دس ہزار درہم قرض دیے تو ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی زمین کا پھل انہیں بطور ہدیہ دیا، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کو واپس کردیا، اوراسے قبول نہ کیا، تو ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے:

اہل مدینہ کو علم ہے کہ میرا پھل سب سے بہتر اور اچھا ہوتا ہے، اور ہمیں اس کی ضرورت نہیں، تو آپ نے ہمارا ہدیہ قبول کیوں نہیں کیا ؟

تو پھر انہوں نے اس کے بعد انہیں ہدیہ دیا تو انہوں نے اسے قبول کر لیا "

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ہدیہ رد اس لیے کیا کہ انہیں یہ خیال آیا کہ کہیں یہ ہدیہ قرض کی بنا پر نہ ہو، لیکن جب انہیں یہ یقین ہوا کہ یہ قرض کی بنا پر نہیں تو انہوں نے ہدیہ قبول کر لیا، اور مقروض شخص کا ہدیہ قبول کرنے کے نزاح میں یہ فیصلہ ہے. اھـ

اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے صحیح بخاری میں ابو بردہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں:

" میں مدینہ آیا تو عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ سے ملا تو انہوں نے مجھے کہا: آپ ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں سود بہت زیادہ عام ہے جب آپ کا کسی شخص پر حق ہو اور وہ تجھے بھوسہ، یا جویا یا جانوروں کا چارہ بھی بطور ہدیہ دے تو اسے نہ لو، کیونکہ وہ سود ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3814).

" القت " جانوروں کے کھانے کی ایک بوٹی ہے.

اس طرح كى كلام كئى ايك صحابہ كرام سے ثابت ہے، ابن قيم رحمہ اللہ تعالى " اعلام الموقعين " ميں كہتے ہيں:

" ان صحابہ كرام ميں سے كئى ايك مثلا ابى بن كعب، ابن مسعود اور عبد اللہ بن سلام، اور ابن عمر، اور ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہم سے بيان كيا جا چكا ہے كہ انہوں نے مقروض شخص كا ہديہ قبول نہيں كيا، اور اسے قبول كرنا سود قرار ديا ہے " اھـ

ديكھيں: اعلام الموقعين (3 / 136).

اور امام شوكانى رحمہ اللہ " نيل الاوطار " ميں كہتے ہيں:

" حاصل يہ ہوا كہ اگر تو ہديہ يا عاريہ قرض ميں اور مہلت لينے اور وقت زيادہ كرنے كے ليے ہو، يا قرض خواہ كے ليے بطور رشوت ہو، يا قرض خواہ كو قرض كے بدلے نفع دينے كے ليے ہو تو يہ حرام ہے؛ كيونكہ يہ سود اور رشوت كى ايك قسم ميں سے ہے.

اور اگر مقروض اور قرض خواہ كى عادت ميں سے ہو كہ وہ اس قرض سے قبل بھى ايك دوسرے كو ہديہ ديتے ہيں تو اس ميں كوئى حرج نہيں، اور اگر يہ اصلا يہ اس غرض سے نہيں تو ظاہر يہى ہے كہ اسے قبول نہيں كرنا چاہيے، كيونكہ اس كى ممانعت مطلقا ہے " اھـ

ديكھيں: نيل الاوطار (6 / 257).

اور بعض علماء كرام كہتے ہيں كہ مقروض شخص كا ہديہ قرض خواہ كے ليے قبول كرنا جائز ہے، ليكن اسے واپس كرنا افضل ہے، اور يہى تقوى ہے.

ابن قيم رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى سنت اور صحابہ كرام كا طريقہ زيادہ اس لائق ہے كہ اس پر عمل كيا جائے " اھـ

ديكھيں: اعلام الموقعين (3 / 136).

اگر آپ يہ كہيں كہ:

كيا ہديہ رد كرنے كے علاوہ اور بھى كئى حل ہے، اور سود ميں واقع ہونے كے علاوہ اور بھى كچھ ہے ؟

تو اس كا جواب يہ ہے كہ:

جی ہاں، اگر آپ اسے رد کرنے سے انکار کریں، اور ضرور قبول کرنا چاہیں تو پھر آپ کے سامنے دو چیزیں ہیں ان میں سے جو چاہیں اسے اختیار کریں:

یا تو اسے اسی طرح کا ہدیہ دیں یا اس سے بھی بہتر اور اچھا، یا پھر اسے قرض میں شامل کریں، تو اس کی قیمت قرض میں سے کم کر کے ہدیہ کے مالك سے اتنا قرض کم واپس لیں.

سعید بن منصور اپنی سنن میں بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس ایك شخص آیا اور کہنے لگا:

میں نے بغیر کسی تعارف کے ایك شخص کو قرض دیا، تو اس نے مجھے کچھ ہدیہ دیا، تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہنے لگے:

" اسے اس کا ہدیہ واپس کردو، یا اسے قرض میں سے شامل کرلو"

اور سعید بن منصور ہی بیان کرتے ہیں کہ سالم بن ابی جعد نے بیان کیا: ایك شخص ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا:

میں نے ایك مچھلی فروض شخص کو بیس درہم قرض دیے، تو اس نے مجھے ایك مچھلی ہدیہ دی، تو میں نے اس کی قیمت لگوائی تو وہ تیرہ درہم تھی، تو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہنے لگے: اس سے سات درہم لے لو " اھـ

دیکھیں: المجموع الفتاوی الکبری ابن تیمیہ (6 / 159).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر کوئی کہنے والا کہے:

جب یہ مسئلہ حرام ہے تو اسے اصل پر کیوں نہیں لوٹایا جاتا ؟

تو ہم کہینگے: اس لیے کہ ہو سکتا ہے اسے حیاء اور شرم روك دے اور رد کرنے سے ہدیہ دینے والے کا دل ٹوٹ جائے، تو ہم کہتے ہیں:

اسے لے لو، اور اسے اتنا یا اس سے بھی زیادہ بدلہ دینے کی نیت کرلو، یا اس کی قیمت قرض میں شامل کر لو تو اس میں کوئی حرج نہیں " اھـ کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

دیکھیں: الشرح الممتع (9 / 61).

اوپر جو حرمت بیان ہوئی ہے وہ اس وقت ہے جب قرض کی ادائیگی سے قبل ہدیہ دیا جائے، اور اگر قرض کی ادائیگی کے بعد ہدیہ دیا گیا ہو تو اسے قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اگر ادائیگی کے بعد تھوڑا یا زیادہ ہدیہ دیا جائے تو یہ جائز ہے " اھـ

دیکھیں: الشرح الممتع (9 / 59).

مزید تفصیل کے لیے آپ المغنی ابن قدامہ (6 / 437) اور الشرح الممتع (9 / 59 ـ 61) کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .